کرسی پہ نماز

تصنیف و تالیف

حضرت مولانا حافظ محمد شاہ نواز صاحب

اُستاذ جامعہ قادریہ اشرفیہ، ممبئی

زیر سرپرستی

شہزادۂ شہیدِ راہِ مدینہ

حضرت مولانا الحاج الشاہ

سید معین الدین اشرف اشرفی جیلانی

صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء

کرسی پر نماز

تصنیف و تالیف

حضرت مولانا حافظ محمد شاہ نواز صاحب

اُستاذ جامعہ قادریہ اشرفیہ، ممبئی

زیرِ سرپرستی

شہزادۂ شہیدِ راہِ مدینہ

حضرت مولانا الحاج الشاہ

سید معین الدین اشرف اشرفی جیلانی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ کچھوچھہ شریف

ناشر

ریاض الہدیٰ

معرفت ہوٹل سوئیٹ ہوم ممبئی سینٹرل

انتساب بنام

شہیدِ راہِ مدینہ
حضرت مولانا الحاج الشاہ
سید انوار اشرف اشرفی جیلانی
عرف
مُثنّٰی میاں
علیہ الرحمۃ والرضوان

جن کی سرپرستی میں؛ میں نے اپنی دینی تعلیم و تربیت حاصل کی

اور جن کے فیضان سے یہ کتاب تیار ہوئی۔

اللہ تعالیٰ ان کی تربت کو اپنے انوار سے منور فرمائے

اور انھیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

دورِ حاضر میں نماز کے لئے مساجد میں کرسیوں کا استعمال عام ہوتا جا رہا ہے۔ پچھلے چند سالوں سے لوگ کسی عذر کی وجہ سے یا بلا عذر کرسیوں کو نماز کے لئے بلا تکلف استعمال کر رہے ہیں۔ نماز کے لئے کرسیوں کا استعمال صرف ہمارے شہر یا ملک تک ہی محدود نہیں بلکہ اس نے ایک وبائی صورت اختیار کرلی ہے جس سے دنیا کا کوئی حصہ محفوظ نہیں، یہاں تک کہ حرمین شریفین کی مساجد بھی اس کی زد میں آگئی ہیں۔

اکثر مساجد میں بڑی تعداد میں کرسیاں رکھی ہوتی ہیں، معمولی سا مریض بھی کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے لگا ہے حالاں کہ چند سال قبل اس بات کا تصور بھی نہیں تھا، معذور حضرات زمین پر صف میں بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے۔

اس سے بھی انکار نہیں کہ بعض حضرات واقعی عذر اور شدید مجبوری میں کرسیوں کا استعمال کرتے ہیں اور ان کا یہ عذر شرعی و معقول ہوتا ہے، کیوں کہ آج کل نئی نئی بیماریوں نے ایسے معذور حضرات کی بہتات کردی ہے جو اپنے گھٹنوں یا کمر کی تکلیف کی وجہ سے نہ جھک سکتے ہیں نہ ہی زمین پر بیٹھ سکتے ہیں۔

الغرض ! ایک جانب دین سے غافل اور بے پرواہ لوگ ہیں جو اپنی لاعلمی اور سستی کی بنا پر نماز کے لئے کرسیوں کا استعمال کرنے لگے ہیں، تو دوسری جانب ایک بڑی تعداد ایسے حضرات کی بھی ہے جن کے دلوں میں اللہ کا خوف موجود ہے مگر وہ اپنی مجبوری کی وجہ سے کرسیوں کا استعمال کرتے ہیں۔

چوں کہ نسبتاً یہ ایک جدید معاملہ ہے اس لئے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کے مسائل کو لے کر ہماری عوام الجھن میں ہے اور ہر کوئی اپنی مرضی کے مطابق نماز ادا کرتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ ایسی صورت میں پیرِ طریقت حضرت مولانا سید شاہ معین الدین اشرف اشرفی جیلانی صاحب قبلہ نے یہ محسوس کیا کہ اس سلسلے میں مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کی ضرورت ہے۔

حضرت معینِ ملت نے یہ فیصلہ فرمایا کہ کرسی پر نماز ادا کرنے کے احکامات کو شریعت کی روشنی میں وضاحت کے ساتھ بیان کیا جائے اور انھیں ایک جگہ کتابی صورت میں جمع کر کے اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں شائع کیا جائے اور پھر اس تعلق سے ایک وڈیو بھی بنایا جائے جس میں ان مسائل کو عوام کے سامنے عملاً پیش کیا جائے۔ تا کہ وہ لوگ جو بلا عذرِ شرعی نماز کے لئے کرسیوں کا استعمال کرتے ہیں وہ اس سے باز آجائیں اور معذور حضرات اپنی نماز درست طریقے سے ادا کر سکیں۔

حضور معین میاں قبلہ نے اس کتاب کی تیاری کی ذمہ داری مجھ ناچیز کو سونپی اور اس کے ترجمے اور ویڈیو بنانے کے لئے اراکینِ ریاض الھدیٰ کا انتخاب فرمایا جو ایک عرصہ سے حضرت کی سرپرستی میں یہ کام انجام دے رہے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب میں کرسی پر نماز ادا کرنے کے جو مسائل بیان ہوئے انھیں بہارِ شریعت، فتاویٰ رضویہ اور فقہ حنفی کی دیگر مستند کتابوں سے اخذ کیا گیا ہے اور حسبِ ضرورت ان کی وضاحت کردی گئی ہے۔ حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ یہ کتاب ہر قسم کی غلطیوں سے پاک رہے۔ پھر بھی کوئی غلطی یا خامی نظر آئے تو قارئین سے درخواست ہے کہ برائے مہربانی اس کی نشاندہی فرمادیں تاکہ آئندہ اس کی اصلاح کی جاسکے۔

ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں حضرت معینِ ملت کی اس کوشش کو قبول فرمائے۔ حضرت معینِ ملت اور ان تمامی حضرات کو جنھوں نے اس کتاب کی تیاری میں حصہ لیا، دارین کی برکتوں سے مالا مال فرمائے اور مزید دینی خدمات کی توفیقِ رفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد شاہنواز شیخ

استاذ جامعہ قادریہ اشرفیہ۔ ممبئی۔۸

تاریخ: ۱۲ ربیع الاول ۱۴۴۴ ہجری بمطابق ۹ا کتوبر ۲۰۲۲ عیسوی

تمہید

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد

فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

(سورۃ نسآء : آیت ۱۰۳)

[بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض کی گئی ہے]

قرانِ مجید کی یہ آیتِ مبارکہ اس بات کی دلیل ہے کہ نماز مسلمانوں پر فرض ہے اور اِس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ ہر صاحبِ ایمان پر عقائد کی درستگی کے بعد نماز قائم کرنا سب سے اہم فرض ہے۔

نماز کی اہمیت اور فضیلت کا قرآن میں متعدد مقامات پر ذکر ہوا اور ہمارے آقا حضور ﷺ نے بے شمار احادیث میں نماز کے فوائد بیان فرمائے۔ لیکن نماز کے یہ فوائد اُسی وقت حاصل ہوں گے، جب نماز کو اُس طرح ادا کیا جائے جیسا کہ اس کا حکم دیا گیا ہے۔

اگر ہم اپنی نمازوں میں اُن تمام امور کا لحاظ نہ کریں تو ہماری نماز مصطفٰی جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے پر ادا نہیں ہوسکتی ہے اور وہ ہمارے لئے وبال بن سکتی ہے۔ چوں کہ کرسی پر نماز کی ادائیگی چند سالوں پہلے تک رائج نہیں تھی اس لئے اس کے متعلق فقہی احکامات صراحت کے ساتھ عمومی کتابوں میں نہیں ملتے؛ یہی وجہ ہے کہ اکثر حضرات اپنے اپنے طریقے سے کرسی پر نماز ادا کرتے نظر آتے ہیں۔

حضور معین میاں قبلہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے معذور کی نماز سے متعلق احکامات کو اہلِ سنت والجماعت کی مستند کتابوں سے اکٹھا کرکے تفصیل کے ساتھ اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔ اندازِ بیان کو سہل رکھنے پر خصوصی توجہ دی گئی ہے اور مسائل کی ترتیب میں بھی اس بات کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ بات قاری کے ذہن میں آسانی سے اتر جائے۔

جو حضرات نماز ادا کرنے کے لئے کرسی کا استعمال کرتے ہیں ان سے گزارش ہے کہ وہ اس کتاب کا بغور مطالعہ کریں اور حسبِ ضرورت اپنی اصلاح فرمالیں۔ اور الحمد للہ جو معذور نہیں ہیں وہ ان مسائل کو دوسروں تک پہنچا کر ثواب کے مستحق ہوں۔

نماز کے لئے کرسی کا استعمال کون کر سکتا ہے

اس مسئلے کو سمجھنے کے لئے یہ بات ذہن نشین فرمالیں کہ فرض، وتر، عیدین اور فجر کی سنت نمازوں میں قیام فرض ہے۔ اگران نمازوں کو بلا عذرِ شرعی بیٹھ کر پڑھا تو نماز نہیں ہو گی۔ ہاں شریعت معذور حضرات کے لئے کچھ سہولتیں ضرور دیتی ہے مگر اس کے ساتھ کچھ شرائط بھی ہوتی ہیں۔ تواب آپ یہ سمجھ لیں کہ وہ کون سے عذر ہیں جن کی وجہ سے نماز کے لئے کرسی کا استعمال شرعاً جائز ہے اور وہ کون سے عذر ہیں جن میں کرسی کا استعمال جائز نہیں۔

ا۔ پہلی قسم ان لوگوں کی ہے جو پوری نماز میں قیام پر قدرت رکھتے ہیں اور سجدہ بھی مسنون اور معروف طریقے سے ادا کر سکتے ہیں یعنی یہ کہ وہ حضرات جنہیں شرعاً کوئی عذر نہیں۔ اگر یہ حضرات ان نمازوں کو جن کا ذکر پہلے ہوا زمین یا کرسی پر بیٹھ کر ادا کریں گے تو ان کی نماز نہیں ہو گی اور اس نماز کا اعادہ ضروری ہو گا۔

وہ حضرات جو صرف تھکن؛ قابل برداشت درد یا معمولی بیماری کی وجہ سے یا کم علمی اور غفلت کے سبب ان نمازوں کو زمین یا کرسی پر بیٹھ کر ادا کرتے ہیں وہ اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ ان کی وہ نمازیں نہیں ہو گی اور ان کا دہرانا ضروری ہو گا۔

ان نمازوں کے علاوہ دیگر نمازوں کو زمین پر بیٹھ کر ادا کرنے کی اجازت ہے مگر ثواب آدھا ہو جاتا ہے۔

یہ بات بھی یاد رہے کہ زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے پر فرض ہے کہ وہ سجدہ مسنون طریقے سے زمین پر سر ٹیک کر ادا کرے ورنہ نماز نہیں ہو گی۔

۲۔ دوسری قسم ایسے حضرات کی ہے جو مسنون اور معروف طریقے سے سجدے پر قدرت رکھتے ہیں مگر پوری نماز میں قیام نہیں کر سکتے صرف کچھ ہی دیر تک قیام کرنے پر قادر ہیں۔

ان حضرات پر اتنی دیر قیام کرنا فرض ہو گا جتنی دیر وہ قیام کر سکتے ہیں۔ خواہ کسی عصا یا دیوار پر ٹیک لگا کر ہی کیوں نہ ہو۔ یہاں تک کہ اگر وہ صرف تکبیرِ تحریمہ کے لئے ہی کھڑے رہ سکتے ہیں تو ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ تکبیرِ تحریمہ کھڑے رہ کر کہیں پھر بیٹھ کر نماز پوری کریں۔ اگر ایسے شخص نے حسبِ استطاعت قیام نہ کیا اور مکمل نماز بیٹھ کر ادا کی تو نماز نہیں ہو گی۔ ایسی صورت میں بھی کرسی کا استعمال جائز نہیں۔

۳۔ تیسری قسم ان حضرات کی ہے جو قیام پر بالکل قادر نہیں؛ لیکن زمین پر بیٹھ کر مسنون طریقے سے سجدہ کر سکتے ہیں۔

ان کو زمین پر بیٹھ کر سجدے کے ساتھ نماز ادا کرنا ضروری ہے۔ اگر ان میں سے کوئی شخص اتنا جھک نہیں سکتا کہ وہ زمین پر اپنی پیشانی ٹیک سکے مگر وہ اتنا جھک سکتا ہے کہ اس کے سامنے اگر بارہ انگل (نوانچ) اونچا تختہ رکھ دیا جائے تو وہ اس پر پیشانی اچھی طرح ٹیک سکے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسے تختے پر سجدہ کرے۔ اُس کے لئے اشارے سے سجدہ کرنا جائز نہیں۔

قیام، رکوع اور سجدہ کرنا نماز کے فرائض میں سے ہیں۔ چوں کہ یہ حضرات قیام پر بالکل قدرت نہیں رکھتے لہٰذا ان سے قیام ساقط ہوا مگر رکوع اور سجدے مسنون طریقے سے زمین پر بیٹھ کر ادا کرنا اب بھی فرض ہے۔ اگر ان حضرات نے کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کی اور رکوع اور سجدے اشارے سے کئے تو انھوں نے ان دو فرائض کو ترک کیا اس وجہ سے ان کی نماز باطل ہوئی۔ ایسی صورت میں بھی کرسی کا استعمال جائز نہیں۔

۴۔ چوتھی قسم ان حضرات کی ہے جو قیام پر قادر ہیں مگر رکوع اور سجدے یا صرف سجدے کو مسنون طریقے سے ادا کرنے پر قادر نہیں تو وہ چاہیں تو کھڑے ہو کر یا چاہیں تو بیٹھ کر نماز ادا کریں۔ یہ حضرات رکوع و سجدے اشارے سے ادا کریں۔

اس صورت میں بیٹھ کر اشارے سے نماز ادا کرنا، کھڑے رہ کر نماز ادا کرنے سے افضل ہے کیوں کہ جو شخص رکوع اور سجدہ یا صرف سجدہ نہیں کر سکتا اس سے قیام بھی ساقط ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے ضروری نہیں کہ وہ زمین پر دوزانوں یعنی تشہد میں بیٹھنے کی طرح ہی بیٹھے بلکہ جس ہیئت پر بھی خواہ تورک کی حالت یعنی عورت کے تشہد میں بیٹھنے کی صورت پر یا چار زانوں یعنی آلتی پالتی مار کر یا ایک پیر کھڑا کر کے دوسرا بچھا کر یا پیروں کو قبلہ رخ پھیلا کر جس طرح بھی سہل و ممکن ہو اس ہیئت کو اختیار کر کے زمین پر بیٹھ کر اشارے سے نماز ادا کرے کہ یہ افضل ہے اور یہی ہمارے اسلاف کا طریقہ رہا ہے۔

ان حضرات کو نماز کے لئے کرسیوں کا استعمال جائز ہے مگر حتی الامکان کرسیوں کو استعمال کرنے سے بچیں۔

۵۔ پانچویں قسم ان حضرات کی ہے جو اگرچہ قیام پر قدرت رکھتے ہیں؛ لیکن کسی تکلیف کی وجہ سے وہ زمین پر بیٹھنے سے معذور ہیں اور رکوع وسجدے یا صرف سجدے کو مسنون طریقے سے ادا کرنے پر قدرت نہیں رکھتے تو انھیں نماز کے لئے کرسی کے استعمال کی اجازت ہوگی۔ اب یہ حضرات اپنی پوری نماز کرسی پر بیٹھ کر ہی ادا کریں انھیں قیام کرنے کی بالکل ضرورت نہیں۔

جو مسائل اوپر بیان ہوئے اس کا حاصل یہ ہے کہ صرف وہ شخص جو زمین پر بیٹھ کر بھی مسنون طریقے سے سجدہ کرنے کی قدرت نہیں رکھتا اسے ہی شرعاً کرسی پر بیٹھ کر اشارے سے نماز ادا کرنے کی اجازت ہوگی۔ یہ بات بھی دھیان میں رہے کہ اس اصول کا اطلاق ہر قسم کی نماز پر ہوگا خواہ وہ فرض، واجب، سنت یا نفل ہو۔

اب کرسیوں پر نماز ادا کرنے والے حضرات اپنے احوال پر غور فرمائیں کہ کیا واقعتاً وہ اس درجہ معذور ہیں کہ شرعاً ان کے لئے کرسی پر نماز ادا کرنا جائز ہے؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ اپنا وقت نکال کر مسجد میں حاضر ہو رہے ہیں مگر بغیر کسی شرعی عذر کے کرسیوں کا استعمال کرکے وہ اپنی نمازیں ضائع کر رہے ہیں۔ اگر وہ اس درجہ معذور نہیں تو پھر کرسیوں پر نماز پڑھنے سے احتراز کریں، تاکہ ان کی نماز برباد ہونے سے بچے اور مساجد میں کرسیوں کی کثرت بھی نہ ہو۔

کیسی کرسی کا استعمال کیا جائے

آپ نے یہ سمجھ لیا کہ شریعت کس عذر کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کی اجازت دیتی ہے تو اب آپ فقہ کے اصول کی روشنی میں یہ بھی جان لیں کہ وہ شخص جسے کسی عذر کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کی شرعاً اجازت ہو وہ اسے بقدرِ ضرورت ہی اختیار کر سکتا ہے۔

لہٰذا وہ حتی الامکان سادہ قسم کی کرسی کا استعمال کرے۔ بہتر یہ ہے کہ وہ ایسی کرسی استعمال کرے جس میں پیچھے ٹیک لگانے اور ہاتھوں کو رکھنے کے لئے سپورٹ نہ ہوں۔ بالفرض اگر کمر کی تکلیف کی وجہ سے اسے ٹیک لگانا ضروری ہو تب وہ بیک ریسٹ والی سادہ کرسی کا استعمال کرے۔ مناسب یہ ہے کہ کرسیاں فولڈ نگ ہوں جنھیں استعمال کے بعد فولڈ کر کے ایک کونے میں رکھا جا سکے کہ زیادہ جگہ نہ گھرے اور مسجد کا احترام بھی باقی رہے۔ آگے تختہ لگی ہوئی کرسی کا ہر گز استعمال نہ کیا جائے۔

یہ ذہن نشین رہے کہ خشوع اور خضوع نماز کا ایک اہم حصہ ہے اس لئے آرام دہ کرسیوں پر ٹیک لگا کر یا پھیل کر بیٹھنے سے ضرور بچیں۔ آپ چاہے نماز مسجد میں ادا کریں یا اپنے گھر پر؛ بارگاہِ خداوندی کے آداب کا ضرور خیال رکھیں۔

صف میں کرسی رکھنے کا طریقہ

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے حضرات جب جماعت میں شریک ہوں تو صف میں کرسی رکھنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ کرسی اِس طرح رکھی جائے کہ اُس کے پچھلے پائے صف میں کھڑے مقتدیوں کی ایڑیوں کے برابر ہوں تاکہ بیٹھنے کی صورت میں اُن معذورین کے کندھے دیگر نمازیوں کے کندھوں کے برابر اور سیدھ میں ہوں۔

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والا شخص صف میں مل کر نماز پڑھ سکتا ہے، صف سے ہٹ کر کونے میں نماز پڑھنا اس کے لئے ضروری نہیں، البتہ اگر صف میں جگہ خالی رہنے کا اندیشہ نہ ہو تو بہتر یہی ہے کہ وہ صف کے کنارے پر کرسی رکھے، تاکہ صفوں میں ظاہری انقطاع محسوس نہ ہو اور کسی کو تکلیف بھی نہ ہو۔

اس بات کا بھی خیال رہے کہ کرسیاں پہلے سے صفوں میں بچھی ہوئیں نہ رکھیں۔ کیوں کہ اکثر یہ دیکھا جاتا ہے کہ اگر کرسیاں صفوں میں پہلے سے موجود ہوں اور جماعت قائم ہوتے وقت تک اگر چند کرسیاں خالی رہ جاتی ہیں تو بعد میں آنے والے حضرات ان کرسیوں کے پیچھے صفیں بنا لیتے ہیں اور اس طرح صف میں خلا رہ جاتا ہے۔ پھر دورانِ نماز کوئی معذور آتا ہے تو وہ صفوں کو چیر کر کرسی تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ وہ اس خلا کو پر کرے۔ ایسا کرنے میں وہ نماز میں خلل کا باعث بنتا ہے۔

بہتر صورت یہ ہے کہ فولڈ نگ کرسیوں کو مسجد کے ایک کونے میں رکھا جائے جہاں سے معذور حضرات اپنی ضرورت کے وقت کرسی لے کر صف میں بچھالیں اور نماز کی ادائیگی کے بعد انھیں فولڈ کر کے پھر اسی جگہ رکھ دیں۔ جس مسجد میں معذورین کی تعداد زیادہ ہوں وہاں تمام معذور افراد کسی ایک کنارے؛ ایک دوسرے کے پیچھے اپنی اپنی کرسیاں اوپر بتائے ہوئے طریقے کے مطابق رکھ کر نماز ادا کریں۔

کرسی پر بیٹھ کر نماز کی ادائیگی کا طریقہ

جیسا کہ آگے بیان ہوا کہ نماز کے لئے کرسی کا استعمال صرف اس وقت جائز ہے جب کوئی شخص زمین پر بیٹھ کر مسنون طریقے سے سجدہ ادا کرنے پر قادر نہ ہو۔ایسا شخص بھلے ہی قیام پر قدرت رکھتا ہو اس سے قیام بھی ساقط ہو جاتا ہے۔اُس کے لئے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کے مقابلے میں بیٹھ کر اشارے سے نماز ادا کرنا افضل ہے۔ایسا شخص اپنی پوری نماز تکبیرِ تحریمہ سے لے کر سلام پھیرنے تک کرسی پر بیٹھ کر ادا کرے۔

اب ہم آپ کو اکیلے نماز پڑھنے والا کس طرح اپنی دو رکعت والی نماز ادا کرے اس کا طریقہ کچھ تفصیل سے بتائیں گے۔وہ شخص جب نماز کا ارادہ کرے تو وہ نماز کی تمام شرائط کو ملحوظ رکھے۔

وہ باطہارت ہو۔

اس نے مکمل ستر پوشی کی ہو۔

جو نماز وہ پڑھنا چاہتا ہے اس کا وقت ہو۔

اس کا رخ قبلے کی جانب ہو؛ وہ اپنی کرسی اس طرح رکھے کہ جب وہ اس پر بیٹھے تو اس کا رخ قبلے کی جانب ہو۔

اس نماز کی نیت بھی کی ہو۔

وہ کرسی پر اس طرح بیٹھے کہ اس کا سر؛ بدن اور پیر سیدھے ہوں۔اس کے دونوں قدم زمین پر

ٹکے ہوں اور ان کے درمیان چار انگل کا فاصلہ ہو۔اپنی کمر بھی سیدھی رکھے بلا کسی عذر کے ٹیک نہ لگائے۔اگر پیروں کو سیدھا رکھنے میں تکلیف ہو تو پیروں کو قبلہ رخ پھیلا سکتا ہے مگر بلا عذر ایسا کرنے سے بچے۔اسی طرح پیروں کو ایک دوسرے پر رکھنا؛ یا ان میں گرہ ڈالنا؛ یا ان کو کرسی کے پائپ پر رکھ کر بیٹھنا نماز کے آداب کے خلاف ہے۔

تکبیرِ تحریمہ کے وقت نمازی اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اِس طرح اٹھائے کہ دونوں انگوٹھے کانوں کی لو کے برابر ہوں، اگر انگوٹھے کانوں کی لو کو چھولیں تو یہ بہتر ہے۔ ہتھیلیاں بالکل سیدھی ہوں۔ ہتھیلیوں اور انگلیوں کے پیٹ قبلہ رخ ہوں۔ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑ دے اِس طرح کہ نہ بالکل ملی ہوں نہ ہی بالکل کھلی ہوں۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھوں کو نیچے لا کر ناف کے نیچے باندھ لے۔

ہاتھوں کو باندھنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ نمازی پہلے اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی ناف کے نیچے رکھے۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی کلائی کے جوڑ پر رکھے اور چھُنگلی اور انگوٹھا کلائی کے ارد گرد حلقے کی شکل میں رکھے اور بیچ کی تینوں انگلیوں کو بائیں ہاتھ کی کلائی کی پشت پر بچھا دے۔اِسی کے ساتھ نمازی اپنی نگاہیں اپنی گود میں جمالے۔

تکبیرِ تحریمہ کہنے کے فوراً بعد ثناء پڑھے۔اس کے بعد اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھے۔اس کے بعد قرأت کرے یعنی مکمل سورۂ فاتحہ پڑھے سورۂ فاتحہ پوری کرنے کے بعد آمین کہے۔

اس کے فوراً بعد کوئی سورت ملائے۔ قرأت سے مراد یہ ہے کہ کم از کم اِتنی آواز سے پڑھے کہ جسے وہ خود سن سکے۔ اگر اِتنی دھیمی آواز سے قرأت کی کہ خود بھی سن نہ سکے یا دل ہی دل میں تلاوت کی کہ لب بھی نہ ہلے تو اُس کا فرض ادا نہ ہوا اور نماز باطل ہوئی۔

کچھ حضرات تکبیرِ تحریمہ اور قرأت کرتے وقت کھڑے رہتے ہیں اس کے بعد کرسی پر بیٹھ کر رکوع سجدے وغیرہ کرتے ہیں یہ غیر ضروری ہے۔ ان کی نماز تو ہو جائے گی مگر بہتر یہ ہے کہ وہ اپنی پوری نماز بیٹھ کر ہی ادا کریں، انھیں قیام کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس طرح کرسی کے آگے کھڑے ہونے والا صف میں آگے ہو جاتا ہے اس کے کندھے بازوں والے نمازی کے کندھوں کی سیدھ میں نہیں رہتے، جب کہ وہ کرسی پر بیٹھا رہے تو صف بندی بہتر ہوتی ہے۔

قرأت مکمل کرنے کے فوراً بعد وہ اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے۔ رکوع میں وہ اپنے ہاتھ رانوں پر یوں رکھے کہ اس کی انگلیاں گھٹنوں کے کناروں پر ہوں اس طرح کہ انگلیاں اپنے حال پر ہوں نہ زیادہ کھلی نہ ہی بالکل ملی ہوں۔ رکوع کے لئے وہ اپنی کمر کو کچھ جھکا دے اس وقت کمر کو ہموار کرنا ضروری نہیں۔

رکوع میں کم از کم تین مرتبہ '' سُبۡحَانَ رَبِّيَ الۡعَظِيۡمِ ''پڑھے۔ پھر ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنۡ حَمِدَهٗ'' کہتا ہوا رکوع سے سیدھا ہو جائے اور سیدھے بیٹھ جانے کے بعد '' اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الۡحَمۡدُ'' کہے۔

یہ اُس کا قومہ ہوا۔اُس میں وہ اپنے ہاتھ نہ لٹکائے بلکہ انھیں رانوں پر ہی رہنے دے۔ حالتِ قومہ میں اپنی نظر گود میں رکھے۔ قومہ میں کم از کم ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار بیٹھے کہ یہ واجب ہے۔اگر نمازی رکوع سے اٹھ کر سیدھا نہ بیٹھا بلکہ جھکے جھکے ہی سجدے میں چلا گیا تو اُس شخص نے جان بوجھ کر واجب ترک کیااُس کی نماز باطل ہو گی۔

رکوع اور قومہ کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے پہلا سجدہ کرے۔ کرسی پر نماز پڑھنے والا اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے کے لئے اتنا جھکے کہ اس کے جھکنے کی مقدار رکوع کی مقدار سے زیادہ ہو۔اگر کوئی صرف اتنا جھکا جتنا وہ رکوع کے لئے جھکا تھا یا اس سے کم جھکا تو اس کی نماز نہیں ہو گی۔

کچھ حضرات سجدہ کرتے وقت اپنی کہنیوں کو رانوں پر رکھتے ہیں اور ہتھیلیاں گھٹنوں سے آگے نکال دیتے ہیں اس طرح کہ وہ ہوا میں ہوتی ہیں یہ طریقہ خلافِ سنت ہے۔ اکثر نمازی سجدہ کرتے وقت اپنے ہاتھوں کو ہوا میں پھیلا دیتے ہیں یہ بھی سنت کے خلاف ہے۔ کچھ حضرات نماز ادا کرنے کے لئے ایسی کرسیوں کا استعمال کرتے ہیں جن کے سامنے ڈیسک بنی ہوتی ہے اور وہ اس پر پیشانی ٹیک کر سجدہ کرتے ہیں ایسا کرنا بھی درست نہیں۔

اشارے سے سجدہ کرنے والے اس دوران اپنے ہاتھ حسبِ معمول رانوں پر رکھیں۔

سجدے میں کم از کم تین مرتبہ ''سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی'' پڑھے۔ سجدے کی تسبیح مکمل کرنے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے اطمینان سے سیدھا بیٹھ جائے۔

اس طرح دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا جلسہ کہلاتا ہے اور یہ واجب ہے۔
جلسے میں اپنی دونوں ہتھیلیوں کو رانوں پر اِس طرح رکھے کہ انگلیاں گھٹنوں کے کنارے پر رہیں اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑ دے۔ وہ اپنی نظر گود میں رکھے کہ یہ مستحب ہے۔

جلسے میں کم از کم ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرے کہ یہ واجب ہے۔ جلسے میں ایک مرتبہ "اَللّٰھم اغفرلی" کہہ لے کہ یہ مستحب ہے، اِس طرح ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر جلسے میں ٹھہرنے کا واجب بھی ادا ہو جاتا ہے۔

پھر اللہ اکبر کہتا ہوا دوسرا سجدہ ادا کرے جیسا کہ آگے بیان ہوا، اور پہلے سجدے کی طرح کم از کم تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" پڑھے۔ سجدے کی تسبیح پڑھنے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسری رکعت کے لئے سیدھا بیٹھ جائے۔
دوسری رکعت بھی اُسی طرح ادا کرے جس طرح پہلی رکعت ادا کی ہے مگر اِس میں ثناء اور اعوذ باللہ نہ پڑھے۔ ہاتھ باندھ کر پہلے بسم اللہ شریف اور پھر الحمد شریف پڑھے۔ پھر کوئی سورت ملائے اور اب اُسی طرح اشارے سے رکوع اور سجدے کرے۔

دوسری رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد قعدہ کرے قعدے میں اپنے دونوں ہاتھ رانوں پر اسی طرح رکھے جیسے پہلے بیان ہوا۔ قعدے میں نظر اپنی گود میں رکھے کہ یہ مستحب ہے۔ قعدے میں پوری التحیات پڑھے کہ یہ واجب ہے اور جب " اَشْھَدُ " پر پہنچے تب اپنے داہنے

ہاتھ کی چھنگلی اوراس کے پاس والی انگلی کو بند کرے اور بیچ کی انگلی کا انگوٹھے کے ساتھ حلقہ باندھ لے اور شہادت کی انگلی کو ''لَآ'' پر اٹھائے اور لفظِ ''اِلَّا'' پر گرادے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کرلے۔ تشہد کے بعد درودِ ابراہیمی اور جو کوئی دعائے ماثورہ یاد ہو اسے پڑھے کہ یہ سنت ہے۔

پھر داہنے شانے کی طرف منہ کرکے ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ'' کہے۔ سلام میں چہرہ اِس قدر داہنی طرف کو پھیرے کہ اُس کی نظر داہنے شانے کی طرف ہو کہ یہ مستحب ہے۔

پھر بائیں شانے کی طرف منہ کرکے اُسی طرح ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ'' کہے۔ وہ اپنا چہرہ بائیں طرف اِس قدر پھیرے کہ اُس کی نظر بائیں شانے کی طرف ہو کہ یہ مستحب ہے۔
اِس طرح دو رکعت والی نماز مکمل ہوئی۔

نماز کے مسائل کی مزید وضاحت کے لئے آپ ہمارا اوڈیو پروگرام ''انوارِ نماز'' ہمارے یوٹیوب چینل پر ضرور ملاحظہ فرمائیں جس کا لنک اور کیو آر کوڈ کتاب کے پیچھے دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو سید المرسلین، رحمۃ اللعالمین، شارعِ دینِ مبین کے صدقہ و طفیل میں قبول فرمائے اور اسے مقبولِ عام و خاص بنائے، اور ہمیں اپنے نفس اور شیطان کی پیروی سے محفوظ رکھے اور احکامِ شرعیہ کی مکمل پابندی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین
بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

کی طرف سے آپ کی خدمت میں

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

آپ کو اگر اس کتاب کی ضرورت نہ ہو تو کسی اور کو دے دیں۔

برائے مہربانی اسے ہرگز ضائع نہ کریں۔

ہماری ویب سائٹ سے دینی کتابوں اور وڈیوز کو ڈاون لوڈ کرنے

یا دیکھنے کے لئے اس لنک کا استعمال کریں۔

riyazul-huda.in

ہمارے یوٹیوب چینل پر وزٹ کرنے کے لئے اس لنک یا کیو آر کوڈ کا استعمال کریں۔

https://www.youtube.com/c/RiyazulHuda